شراب حرام کیوں کی گئی؟

برسوں پہلے عالمی تنظیم صحت (ڈبلیو ایچ او) کے میگزین کا منشیات سے متعلق ایک خاص شمارہ (نمبر: ۳۸، ۱۹۸۱) میری نظر سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ وہ شراب اور دیگر منشیات کی مضرتوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس میں متعدد طبی جائزے اور سماجی اعداد و شمار دیئے ہوئے تھے جو منشیات کے عادی لوگوں کی کثرت کی وجہ سے مایوس کن صورتحال پیش کرر ہے تھے۔

''جام کی قیمت'' کے عنوان سے یہ عبارت ملی: شراب ہزار ہا لوگوں کو سرور بخشتی اور ان کی ذہنی کشیدگی کو دور کرتی ہے لیکن اس کے نتیجے میں جو مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ اقتصادی و سماجی ترقی کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں بلکہ تمام موجود طبی خدمات کو بیکار کرر ہے ہیں۔

مقالہ نگار جون میڈنی آگے لکھتا ہے کہ ترقی یافتہ مما لک میں جتنے لوگ سڑک کے حادثوں میں مرتے ہیں ان میں ۳۲ اور ۵۰ کے درمیان سبب نشہ ہوتا ہے تیسری دنیا میں یہ تناسب اور زیادہ ہے۔ منشیات عائلی زندگی کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار بناتی ہیں اور بہت سے لوگوں کو ان کے سبب سے اپنی سماجی حیثیت اور اپنی زندگی کے لیے ضروری ملازمتیں اور مالی ذرائع سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔

کام کے دوران جو حادثے پیش آتے ہیں ان میں ۳۰ فیصد منشیات کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ ان سے پیداوار میں کمی آتی ہے، جرائم کے ارتکاب کا اہم ترین سبب ہوتے ہیں اس کے علاوہ نشہ کے استعمال سے جگر خراب ہوتا ہے، جو پوری دنیا میں طبی خدمات پر ایک بڑا بوجھ ہے مثلاً آسٹریلیا میں نفسیاتی علاج کے اداروں میں مریضوں کی نصف تعداد نشہ ہی کی بدولت وہاں تک پہنچتی ہے۔

سال میں کام کے لاکھوں گھنٹے منشیات کی وجہ سے ضائع ہوتے ہیں اور تنہا امریکہ میں اس کی وجہ سے تقریباً ۲۰ بلین ڈالر کی پیداوار کا نقصان ہوتا ہے۔

ایک دسرے مقالہ میں ایک خاتون لکھتی ہیں: نشہ کی عادی عورتیں مردوں کے مقابلہ میں جگر کے امراض میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں اور ان پر دوائیں بھی کم اثر انداز ہوتی ہیں اور وہ مردوں کے مقابلہ میں جلد موت کا شکار ہو جاتی ہیں۔

بچوں اور نوجوانوں کے بارے میں ایک مقالہ نگار اس جملہ سے اپنی بات شروع کرتا ہے کہ جب والدین شراب پیتے ہیں تو یہ اولاد ہی ہے جسے اس کی قیمت چکانی پڑتی ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد فرانسیسیوں نے اسے اپنا ایک نعرہ بنایا تھا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ والدین اور اولاد دونوں ہی کو بھاری قیمت چکانی پڑتی ہے۔

تاہم تو جہ بات یہ ہے کہ نو آبادیوں میں آزادی کے بعد شراب نوشی بڑھ گئی ہے تیسری دنیا میں بہت سے لوگ نشہ کے عادی بنتے جار ہے ہیں اور کوئی تعجب کی بات بھی نہیں کیونکہ تہذیب کے تعلق سے کج فہمی اور غالب قوموں کی تعداد کی اندھی تقلید ایسا ہی کراتی ہے۔

UrduPoint.com

اسلام نے شراب کو حرام قرار دیا ہے اور اسے گناہ کبیرہ شمار کیا ہے۔ اسے زنا اور چوری کے ساتھ ہی رکھا ہے حدیث میں آتا ہے کہ ''زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جب وہ شراب پیتا ہے تو اس وقت مومن نہیں ہوتا۔''

حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے سلسلے میں اس کے بنانے، ڈھونے، بیچنے، خریدنے اور اس کی قیمت کھانے وغیرہ سے متعلق ہر کام پر لعنت فرمائی ہے گویا اس تک پہنچانے والا ہر دروازہ بند کرنا چاہا ہے۔

قرآن کریم نے اسے صنم پرستی، جوئے بازی اور شرک کے ساتھ شمار کیا ہے۔

ترجمہ:۔ اے ایمان لانے والو! یہ شراب اور جوا اور آستانے اور پانسے گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہوگی شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد نماز سے روک دے پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے۔ (المائدہ:

فوراً ہی انہیں شراب ہی کے حکم میں شمار کیا۔ اس طرح آج کوکین، مارجوانا وغیرہ بھی حرام ہیں۔ حدیث میں آتا ہے "ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے" ایک دوسری حدیث میں ہے "شراب انگور سے بھی بنتی ہے، کھجور سے بھی بنتی ہے، شہد سے بھی بنتی ہے گیہوں اور جو سے بھی بنتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہے" گویا کچھ نمونے بیان کر کے عام قاعدہ بتا دیا گیا۔ اب نام اور اصل مادہ کی اہمیت نہیں بلکہ اہمیت اس بات کی ہے کہ وہ چیز عقل پر اثر انداز ہوتی ہے یا نہیں۔

پہلے مشرقی تہذیب میں شراب وغیرہ کا رواج نہیں تھا استعمار کے غلبہ کے ساتھ اس کی دکانیں کھلیں اور عام رواج ہونے لگا یہاں تک کہ "بڑے لوگوں" کی دعوتوں اور سفارتی تقریبات کا ضروری جز بن گئی۔

نشہ میں عقل جتنی دیر غائب رہتی ہے انسان کی نفسانی خواہشات بے لگام ہو جاتی ہیں پھر انسان گناہوں میں پڑنے لگتا ہے۔

شراب کی حرمت دین، کردار، عزت اور اخلاق کی حفاظت کے لیے ہے۔ اہلِ یورپ منشیات کے استعمال میں آگے بڑھتے رہے لیکن جب انہوں نے ان کی تباہ کاریاں دیکھیں تو پھر سختی سے دبانے لگے اور اس سلسلے میں بین سطح پر کوششیں ہونے لگیں اور طبی اعتبار سے ان کے خلاف پروپیگنڈا ہونے لگا۔

اسلام نے شراب پر پابندی بتدریج لگائی۔ پہلے ایمان و اخلاق کی بنیادی مستحکم کیں، پھر جب اس کا حکم جاری ہوا تو شراب کے مٹکے گلیوں میں بہا دئیے گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پابندی سے پہلے نظریاتی و نفسیاتی سطح پر تیاری بھی ضروری ہے۔

اب عام طور پر ڈاکٹر، تربیت کرنے والے، سیاستداں، فوجی کمانڈر، سماجی کارکن وغیرہ سبھی منشیات کی مخالفت کرنے لگے ہیں۔ میرے خیال میں اگر اسلام سے مشابہت کا ڈر نہ ہوتا تو شاید منشیات استعمال کرنے والوں کے لیے سزا بھی مقرر ہو جاتی ہے۔

بعض فقہاء شراب کی حد ۸۰ کوڑے اور بعض ۴۰ کوڑے مانتے ہیں تاہم اس پر سب کا اتفاق ہے جو بھی نشہ آور چیز استعمال کرلے اس پر سزا جاری ہوگی۔

اب بہت سے ممالک نے افیون اور اس کی مصنوعات کے تاجروں کی سزا قتل مقرر کر دی ہے کیونکہ وہ معاشرہ کے وجود کے لیے خطرناک ہے۔

©- جملہ حقوق بحق ادارہ اُردو پوائنٹ محفوظ ہیں۔
(C)-www.UrduPoint.com